With Love

To

Mr. Amitabh Bachchan

کتاب	:	ڈاکٹر ہری ونش رائے بچّن فن وشخصیت اور لازوال تخلیق مدھوشالا
تالیف وترجمہ	:	فاروق ارگلی
ناشر	:	عبدالصمد، ایم۔آر۔پبلی کیشنز، دریا گنج، نئی دہلی۔۲
سن اشاعت	:	نومبر۲۰۰۲ء
قیمت	:	۱۰۰روپے
کمپوزنگ	:	ایپٹ کمپیوٹرز، 2652/55، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔۲
مطبع	:	ایم۔آر۔پرنٹرس، نئی دہلی۔
سرِورق	:	حمیدہ بیگم

ISBN : 81-88413-01-1

World Renowned Hindi Poet

Dr. Harivansh Rai Bachchan

Outstanding Literary Work and His Noble Poetic Creation

Madhushala

(The House of Wine)

Urdu Translation

Farooq Argali

Published By:

M.R. Publications

2652/55, 1st Floor, Kucha Chelan

Darya Ganj, New Delh-110 002

Ph.: 011-23 28 2282

E-mail : mrpublications@hotmail.com

کیمبرج یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی	۱۹۵۴ء
آل انڈیا ریڈیو الہ آباد میں پروڈیوسر	ستمبر ۱۹۵۵ء
وزارت خارجہ میں اسپیشل آفیسر	دسمبر ۱۹۵۵ء
پوئٹری بائینل میں حصہ لینے کے لئے ہندوستانی وفد کے رکن کی حیثیت سے بلجیم اور ذاتی حیثیت سے فرانس، اٹلی اور ہالینڈ کا دورہ	اگست، ۱۹۵۹ء
راجیہ سبھا کے رکن نامزد	۱۹۶۶ء
۶۴ روسی کویتائیں، کتاب کے لئے سوویت لینڈ نہرو ایوارڈ	۱۹۶۶ء
وزارت تعلیم کی جانب سے مشرقی جرمنی اور روس منگولیا اور چیکوسلواکیہ کا دورہ	۱۹۶۷ء
ہندی ساہتیہ سمیلن کا واچسپتی اعزاز	۱۹۶۹ء
شعری مجموعہ 'دوچٹانیں' کے لئے ساہتیہ اکادمی ایوارڈ	۱۹۶۹ء
دہلی ایڈمنسٹریشن کے تحت ساہتیہ کلا پریشد کا انعام	۱۹۶۹ء
مشرقی جرمنی کا دورہ	۱۹۷۰ء
افروایشین رائٹرز کا لوٹس انعام	۱۹۷۰ء
اپنی کتاب ''جال سمیٹا'' کی اشاعت کے بعد سے خانہ نشینی	۱۹۷۳ء
صدرِ جمہوریہ نے پدم وبھوشن کا قومی اعزاز دیا	۱۹۷۶ء
سرسوتی اعزاز	۱۹۹۲ء

مدھوشالا

(میخانہ)

(۱)

مُردو بھاؤوں[1] کے انگوروں کی آج بنالایا ہالا[2]
پریتم اپنے ہی ہاتھوں سے آج پلاؤں گا پیالا
پہلے بھوگ[3] لگا لوں تیرا، پھر پرشاد[4] جگ پائے گا
سب سے پہلے تیرا سواگت کرتی میری مدھوشالا[5]

نرم و نازک احساسات کے انگوروں سے یہ بادۂ گلفام (اپنی شاعری) کشید کرکے لایا ہوں میرے محبوب! (قاری، سامع) آج تجھے اپنے ہاتھوں سے پلاؤں گا، پہلے تیرا بھوگ لگاؤں گا (اپنی کائناتِ فن تجھے نذر کروں گا) پھر دنیا والے پرشاد پائیں گے، (اس سے استفادہ کریں گے، محظوظ ہوں گے) اپنے اس مے خانے میں سب سے پہلے تیرا خیر مقدم کرتا ہوں۔

۱۔ نازک احساسات ۲۔ شراب، بادہ، مے، صہبا ۳۔ دیوتا کی نذر ۴۔ تبرک
۵۔ میکدہ، میخانہ، شراب خانہ، خرابات۔

(۲)

پیاس تجھے تو وشو تپا کر پورنڑ[1] نکالوں گا ہالا
ایک پاؤں سے ساقی بن کر، ناچوں گا لیکر پیالا
جیون کی مدھوتا[2] تو تیرے اوپر وار[3] چکا
آج نچھاور کردوں گا میں تجھ پر جگ کی مدھوشالا

اے تشنگی! تیرے لیے اس کائنات کو تپا کر پوری شراب کشید کروں گا جام کو ساقی بنا کر ایک پاؤں پر رقص کروں گا، زندگی کی ہر حلاوت (خوشی) تیرے اوپر نثار کر چکا، آج اس مے خانۂ کائنات کو تجھ پر نچھاور کردوں گا۔

(۳)

پریتم تو میری ہالا ہے، میں تیرا پیاسا پیالا
اپنے میں تجھ کو بھر کر تو بنتا ہے پینے والا
میں تجھ کو چھک[4] چھلکا کرتا، مست مجھے پی تو ہوتا
ایک دوسرے کو ہم دونوں، آج پرسپر[5] مدھو شالا

میرے محبوب تو میری شراب ہے، میں تیرا تشنہ لب ساغر، اپنے وجود میں تجھ کو سمو کر ہی تو کوئی میکش بنتا ہے۔ میں تو تجھ سے سیراب ہو کر چھلکتا رہتا ہوں، اور مجھے پی کر تو مدہوش رہتا ہے۔ ایک دوسرے کے لئے ہم دونوں باہمدِ گر میخانہ ہیں۔

۱۔ پوری، مکمل　۲۔ شیرینی　۳۔ نثار　۴۔ جی بھر کے　۵۔ باہمدِ گر

(۴)

بھاؤ[1] کتا انگور لتا سے، کھینچ کلپنا کی ہالا
کوی ساقی بن کر آیا ہے بھر کر کویتا کا پیالا
کبھی نہ کنڑ[2] بھر خالی ہوگا، لاکھ پئیں دو لاکھ پئیں
پاٹھک گنڑ[3] ہیں پینے والے، پستک میری مدھو شالا

انگور کی بیل سے جذبات، تصورات اور خوابوں کی مۓ ناب کشید کر کے شاعر، اپنی شاعری کا ساغر بھر کے، خود ساقی بن کر آیا ہے۔ یہ ساغر (وہ کوزہ ہے جس میں خیال وفکر کا سمندر ہے) وہ ہے جس سے خواہ لاکھ پئیں یا دو لاکھ پئیں لیکن ایک قطرہ بھی اس میں کم نہ ہوگا، یہ میری کتاب ایک میخانہ ہے اور پینے والے ہیں اس کے قارئین۔

(۵)

مدھُر[4] بھاوناؤں کی سو مدُھر، نتیہ[5] بناتا ہوں ہالا
بھرتا ہوں اس مدھو سے اپنے انتر[6] کا پیاسا پیالا
اُٹھا کلپنا کے ہاتھوں سے، سویم اُسے پی جاتا ہوں
اپنے ہی میں ہوں میں ساقی پینے والا مے خانہ

شیریں احساسات کی نہایت میٹھی شراب ہر روز تیار کرتا ہوں اور اس سے اپنی ذات کا خالی جام لبریز کرتا ہوں، دستِ تصور سے اٹھا کر خود ہی پی جاتا ہوں، خود اپنی ذات میں، ہی میں ساقی، میخوار اور مے خانہ ہوں۔

۱۔ جذباتیت　۲۔ ذرہ۔ قطرہ　۳۔ قارئین　۴۔ شیریں جذبات
۵۔ اندرونی　۶۔ اندرونی، داخلی

(۶)

مدرالا[1] جانے کو گھر سے[2] چلتا ہے پینے والا
کس پتھ سے جاؤں؟ اس منجس میں ہے وہ بھولا بھالا
الگ الگ پتھ بتلاتے سب، پر میں یہ بتلاتا ہوں
راہ پکڑ تو ایک چلا چل، پا جائے گا مدھو شالا

میکدے جانے کا قصد کر کے میکش گھر سے نکلتا ہے کس راستے سے جائے وہ اسی مخمصے میں ہے، سب الگ الگ راستے بتاتے ہیں لیکن میں بتاتا ہوں کہ تو ایک راستے (حق و صداقت کی راہ) پر گامزن ہو جا، میکدہ پا جائے گا (تیری منزل تجھے مل جائے گی۔)

(۷)

چلنے ہی چلنے میں کتنا، جیون ہائے بِتا ڈالا!
دور ابھی ہے، پر، کہتا ہے ہر پتھ بتلانے والا
ہمت ہے نہ بڑھوں آگے کو، ساہس ہے نہ پھروں پیچھے
کِنکر تو یہ[3] وِموڑھ مجھ سے کر دور کھڑی ہے مدھوشالا

چلتے چلتے ہی کتنی زندگی گذار دی لیکن میکدہ ابھی فاصلے پر ہے ہر راہبر یہی بتاتا ہے، نہ آگے بڑھنے کی مجھ میں ہمت ہے اور نہ پسپا ہونے کی جرأت، اور میکدہ، (منزل حیات) مجھے مبہوت اور گومگو کے عالم میں گرفتار کر کے دور، فاصلے پر کھڑا ہے۔

۱۔ راستہ، راہ ۲۔ مخمصہ ۳۔ بے حس و حرکت، گومگو، مبہوت

(۸)

مُکھ سے تو اوِرت[1] کہتا جا، مدھو، مدرا، مادک[2] ہالا
ہاتھوں میں انوبھو کرتا جا، ایک للت کلپت[3] پیالا
دھیان لیے جا من میں سُو مدُھر، سُکھ کر، سندر ساقی بالا
اور بڑھا چل پتھک[4]، نہ تجھ کو دور لگے گی مدھو شالا

اپنی زبان سے مسلسل ورد کرتا جا، شراب، خانہ، نشہ، مدہوشی، اپنے ہاتھوں میں ایک تصوراتی جام کا احساس کرتا جا۔ جہانِ تخیل میں حسین و جمیل ساقی کا سراپا سجائے ہوئے، اے مسافر، تو چلتا رہ، میکدے کا راستہ طویل نہیں لگے گا۔ (مسافتِ زیست آسان ہو جائے گی)

(۹)

مدرا پینے کی ابھیلاشا[5] ہی بن جائے جب ہالا
ادھروں کی آتُرتا میں ہی جب ابھی بھاست[6] ہو پیالا
بنے دھیان ہی کرتے کرتے جب ساقی ساکار[7] سکھے!
رہے نہ ہالا، پیالا ساقی، تجھے ملے گی مدھو شالا

جب پینے کی آرزو ہی شراب بن جائے، جب تشنہ لبی کی شدّت (محرومیوں) میں ہی جام (کامیابیوں اور مسرتوں) کا احساس ہو، اے دوست! جب خیالوں میں ہی ساقی کا پیکر نمودار ہو جائے، تب شراب، ساغر، ساقی خواہ کچھ بھی (وسیلہ حیات) نہ ہو لیکن میخانہ، (منزل مقصود) تجھے حاصل ہو جائے گا۔

۱۔ مسلسل ۲۔ نشہ آور ۳۔ تخیلی، تصوراتی، فرضی ۴۔ راہی
۵۔ آرزو، خواہش ۶۔ محسوس ہونا ۷۔ ظاہر، تکمیل

(۱۰)

سُن کل کل، چھل چھل مدھو گھٹ سے گرتی پیالوں میں ہالا
سُن رُن جھُن، رُن جھُن چلی وتر نتر کرتی مدھو ساقی بالا
بس آ پہنچے دور نہیں کچھ، چار قدم اب چلنا ہے
چہک رہے سن پینے والے، مہک رہی ہے مدھوشالا

سُن! خم سے مئے ناب قل قل کرتی ہوئی پیالوں میں گرتی ہے، سن! گھنگھروؤں کی نغمگی کے ساتھ تشنہ کاموں کو جام تقسیم کرتی ہوئی ساقی حسینہ۔ بس آ ہی پہنچے ہیں، اب فاصلہ نہیں۔ بس چار قدم چلنا ہے، سن! پینے والوں کی نشاط انگیز آوازیں گونج رہی ہیں اور فضائے مے خانہ مہکی ہوئی ہے۔

(۱۱)

جلترنگ بجتا جب چُمبن کرتا پیالے کو پیالا
وینا جھنکرت ہوتی، چلتی جب رُن جُھن ساقی بالا
ڈانٹ ڈپٹ مدھو وکرتیا کی دھونت پکھاوج کرتی ہے
مدھو رو سے مدھو کی مادکتا اور بڑھاتی مدھوشالا

پینے والا جب جام کا بوسہ لیتا ہے تو جلترنگ بجتا ہے،، ساقی حسینہ جب کھنکتی ہوئی چلتی ہے تو جیسے بینا کے تاروں سے موسیقی پھوٹتی ہے، مے فروش کی ڈانٹ ڈپٹ کی آوازیں ایسی ہیں جیسے پکھاوج بجتی ہے، مے انگیزی سے نشے کی تندی میں مے خانے کے ماحول سے مزید اضافہ ہو رہا ہے۔

۱۔ شراب کا گھڑا، خم ۲۔ تقسیم ۳۔ بوسہ ۴۔ بینا (مشہور ساز) ۵۔ مے فروش
۶۔ آواز، صوت ۷۔ مشہور ساز ۸۔ شراب کی دھار

(۱۲)

مہندی رنجت، مرُدل ہتھیلی پر مانک مدھو کا پیالا
انگوری اوگنٹھن ڈالے سورنترورنتر ساقی بالا
پاگ بینجنی، جامہ نیلا، ڈاٹ ڈٹے پینے والا
اندر دھنش سے ہوڑ لگاتی آج رنگیلی مدھوشالا

مہندی سے رنگین نرم ہتھیلی پر موتیوں کا بلوریں جام لیے۔ انگور کی بیلوں کا گلوبند پہنے ہوئے سنہری رنگت والی ساقی حسینہ اور اودی اودی پگڑیاں اور نیلے لباسوں میں ملبوس پرشوخ مے پرست، رنگوں میں ڈوبا ہوا میخانہ قوس قزح کو شرما رہا ہے۔

(۱۳)

ہاتھوں میں آنے سے پہلے ناز دکھائے گا پیالا
ادھروں پر آنے سے پہلے ادا دکھائے گی ہالا
بہتیرا انکار کرے گا ساقی، آنے سے پہلے
پتھک نہ گھبرا جانا پہلے، مان کرے گی مدھوشالا

دست میخوار میں آنے سے قبل ساغر ناز و غمزہ دکھائے گا، شراب لبوں تک آنے سے پہلے ادائیں دکھائے گی، ساقی بھی آنے سے پہلے کافی انکار کرے گا، اے میکدے کے راہی! پہلے مرحلے میں گھبرا مت جانا (استقلال اور ثابت قدمی کا دامن تھامے رکھنا) تجھ پر یہ مے خانہ (عالم) فخر کرے گا۔

۱۔ مہندی سے رنگا ہوا ۲۔ موتیوں جیسا ۳۔ ہار، مالا ۴۔ سنہری، سنہرا ہونے جیسا رنگ
۵۔ پگڑی، صافہ ۶۔ قوس قزح

(۱۴)

لال سُرا[1] کی دھار لپٹ سی، کہہ نہ اسے دنیا جوالا
پھینل[2] مدرا ہے، مت اسکو کہہ دینا اُر کا چھالا
درد نشہ ہے اس مدرا کا، وِگت سمرتیاں[3] ساقی ہیں
پیڑا[4] میں آنند جسے ہو، آئے میری مدھوشالا

شراب سرخ کی شعلہ رنگ دھار کو آگ نہ کہہ دینا، جھاگ دار شراب کو سینے کا آبلہ نہ کہہ دینا اس شراب (محبت) کا نشہ ہے درد، ماضی کی یادیں ساقی ہیں، جسے درد والم میں لذت ملتی ہو وہی میرے میخانے میں آئے۔

(۱۵)

جگتی[5] کی شیتل ہالا سی پتھک نہیں میری ہالا
جگتی کے ٹھنڈے پیالے سا، پتھک! نہیں میرا پیالا
جوالا[6] سُرا جلتے پیالے میں دگدھ[7] ہردے کی کویتا ہے
جلنے سے بھئے[8] بھیت نہ ہو جو، آئے میری مدھو شالا

اس دنیائے فانی کی خشک شراب جیسی نہیں ہے میری شراب، دنیا کے ہر پیالے جیسا میرا ساغر نہیں ہے، یہ تو آتش سیال ہے پیالے میں، یہ دہکتے ہوئے دل کی شاعری ہے۔ جو جل جانے سے نہ ڈرتا ہو وہی میرے میخانے میں آئے (میری شاعری کی کائنات کی سیر کرے)

۱۔ سرخ شراب ۲۔ جھاگ دار شراب ۳۔ ماضی کی یادیں ۴۔ درد
۵۔ دنیا، عالم، کائنات ۶۔ آتش سیال، شراب ۷۔ دہکتا ہوا۔ ۸۔ خوفزدہ

(۱۶)

بہتی ہالا دیکھو دیکھو، لپٹ اُٹھاتی اب ہالا
دیکھو پیالا اب چھوتے ہی ہونٹ جلادینے والا
ہونٹ نہیں اب دیہہ[1] دہے، پر پینے کو دو بوند ملے
ایسے مدھو کے دیوانوں کو، آج بلاتی مدھو شالا

دیکھو دیکھو، شراب بہہ رہی ہے جس سے لپٹیں نکل رہی ہیں، ساغر مس ہوتے ہی ہونٹ جلا دیتا ہے۔ لبوں کا ذکر برطرف بس اب جسم وجاں کو دو قطرے مل جائیں، ایسے ہی مے کے دیوانوں کو میخانہ آواز دے رہا ہے۔

(۱۷)

دھرم گرنتھ[2] سب جلا چکی ہے جس کے انتر کی جوالا
مندر، مسجد، گرجے سب کو توڑ چکا ہو متوالا
پنڈت، مومن، پادریوں کے پھندوں کو جو کاٹ چکا ہو
کرسکتی ہے آج اُسی کا سواگت میری مدھو شالا

جس کے داخلی احساس کی آگ مذہبی صحیفوں کو جلا چکی ہو، جس مستِ مئے حقیقت نے مندر، مسجد، گرجے توڑ کر (رسوم و قیود سے) خود کو آزاد کرلیا ہو، پنڈتوں، مولویوں اور پادریوں کے پھندے کاٹ چکا ہو، میرا میخانہ آج اسی کا استقبال کرسکتا ہے۔

۱۔ جسم وجاں ۲۔ مذہبی کتابیں

(۱۸)

لا لائے[1] ادھروں سے جس نے ہائے نہیں چومی ہالا
ہرش[2] وکمپت 'کر' سے جس نے ہا، نہ چھوا مدھو کا پیالا
ہاتھ پکڑ لجّت[3] ساقی کا پاس نہیں جس نے کھینچا
ویرتھ[4] سُکھا ڈالی جیون کی اُس نے مدھو مے مدھوشالا

آہ! پرشوق لبوں سے جس نے مئے ناب کے بوسے نہیں لیے، کیف ومسرت سے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے پیالے کونہیں چھوا، شرمائی ہوئی ساقی کا ہاتھ تھام کر اپنی جانب نہیں کھینچا، اس نے تو بے کار ہی اپنی زندگی کی حسینی سے سرشار خوشیوں کو مے ناب میں شرابور میخانۂ حیات کو خشک کر ڈالا۔ (گنوادیا)

(۱۹)

بنے پُجاری پریمی ساقی، گنگا جل پاون ہالا
رہے پھیرتا اوِرت[5] گتی سے، مدھو کے پیالوں کی مالا
''اور لئے جا اور پیئے جا'' اسی منتر کا جاپ کرے
میں شیو کی پرتِما[6] بن بیٹھوں، مندر ہو یہ مدھو شالا

پجاری محبت کرنے والے مہربان ساقی بن جائیں، گنگا کا مقدس پانی شراب بن جائے، پیالوں کی مالا مسلسل پھیرتا رہے اور لیے جا اور پیے جا کا منتر جپتا رہے۔ میں بھگوان شیو کی مورت بن کر بیٹھ جاؤں اور یہ میخانہ مندر بن جائے۔

۱۔ للچائے ہونٹ ۲۔ خوشی سے لرزتے ہاتھ ۳۔ شرمائے ہوئے، شرمائی ہوئی، شرمندہ
۴۔ بیکار، بلاوجہ ۵۔ مسلسل رفتار ۶۔ مورتی، مورت

(۲۰)

بجی نہ مندر میں گھڑیالی، چڑھی نہ پرتما پر مالا
بیٹھا اپنے بھون موذن، دیکر مسجد میں تالا
لٹے خزانے نرپتیوں[1] کے، گریں گڑھوں[2] کی دیواریں
رہیں مبارک پینے والے، کھلی رہے یہ مدھوشالا

مندر میں گھنٹے نہیں بجے اور نہ ہی بھگوان کی مورت پر مالا چڑھائی گئی، موذن مسجد کے دروازے پر قفل لگا کر اپنے حجرے میں بیٹھا ہے۔ شاہوں کے خزانے لٹ گئے قلعوں کی دیواریں منہدم ہوگئیں۔ مبارک ہیں میخوار جو سلامت ہیں۔ بس درِ میخانہ کھلا رہے۔

(۲۱)

بڑے بڑے پریوار مٹیں یوں، ایک نہ ہو رونے والا
ہو جائیں سنسنان محل وے، جہاں تھرکتیں سُر[3] بالا
راجیہ الٹ جائیں بھوپوں کی، بھاگیہ لکشمی[4] سو جائے
جمے رہیں گے پینے والے، جگا کرے گی مدھو شالا

خواہ بڑے بڑے خاندان اس طرح مٹ جائیں کہ کوئی رونے والا باقی نہ رہے، وہ محلات ویران ہو جائیں جہاں خوبصورت رقاصائیں تھرکتی تھیں۔ شہنشاہوں کی حکومتیں تہہ وبالا ہو جائیں، مقدر کی دیوی سو جائے، لیکن پینے والے پورے استقلال کے ساتھ قائم رہیں گے اور میخانہ بیدار اور روشن رہے گا۔

۱۔ بادشاہوں ۲۔ قلعے، محلات ۳۔ رقاسائیں، مطربائیں ۴۔ تقدیر کی دیوی

(۲۲)

سب مٹ جائیں بنا رہے گا سندر ساقی، یم[1] کالا
سوکھیں سب رس، بنے رہیں گے، کنتو ہلاہل[2] اور ہالا
دھوم دھام اور چہل پہل کے استھان سبھی سنسان بنیں
جگا کرے گا اوِرت مرگھٹ، جگا کرے گی مدھوشالا

اس کائنات میں سب کچھ فنا ہو جائے گا لیکن حسین ساقی اور سیاہ فام موت کا فرشتہ زندہ رہیں گے، تمام رس خشک ہو جائیں گے لیکن زہر ہلاہل اور شراب باقی رہیں گے۔ تمام بارونق مقامات ویران ہو جائیں لیکن مرگھٹ ہمیشہ آباد رہے گا اور میخانہ جاگتا رہے گا۔

(۲۳)

بُرا سدا کہلایا جگ میں، بانکا مد چنچل پیالا
چھیل چھبیلا رسیا ساقی، البیلا پینے والا
پٹے کہاں، مدھو شالا اور جگ کی جوڑی ٹھیک نہیں
جگ جر جر، پرتی[3] دن، پرتی چھنڑ[4]، نتیہ[5] نویلی مدھو شالا

اس دنیا میں ہمیشہ سے خوبصورت بانکی شراب شوخ و شنگ پیالے، چھیل چھبیلے دلفریب ساقی اور البیلے میخواروں کی بُرائی کی گئی ہے دنیا اور میخانے میں مفاہمت ہو بھی کیسے سکتی ہے، دونوں کی جوڑی ہی ٹھیک نہیں ہے کیونکہ دنیا دن بدن اور لمحہ بہ لمحہ پرانی اور خستہ حال ہو رہی ہے جبکہ میکدہ ہمیشہ جوان اور بارونق ہے۔

۱۔ موت کا فرشتہ ۲۔ زہر ہلاہل ۳۔ ہر روز ۴۔ ہر لمحہ ۵۔ ہمیشہ نئی

(۲۴)

بنا پیئے جو مدھوشالا کو بُرا کہے، وہ متوالا
پی لینے پر تو اس کے منہ پر، پڑ جائے گا تالا
داس[1] دروہیوں[2]، دونوں میں ہے جیت سُرا کی، پیالے کی
وشو[3] وجینی بن کر آئی جگ میں میری مدھوشالا

جو بغیر پیے ہی میخانے کو بُرا کہتا ہے وہ اگر پی لے تو اس کے لبوں پر تالا لگ جائے۔ غلاموں اور باغیوں، دونوں میں مئے ناب فاتحِ ہے اور میکدہ۔ فاتح عالم بن کر دنیا میں آیا ہے۔

(۲۵)

ہرا بھرا رہتا مدرالے، جگ پر پڑ جائے پالا
وہاں محرم کا تم[4] چھائے، یہاں ہولی کی جوالا
سورگ لوک سے سیدھے اتری وسُدھا[5] پر، دکھ کیا جانے
پڑھے مرثیہ دنیا ساری، عید مناتی مدھوشالا

میکدہ سرسبز و شاداب رہتا ہے، خواہ ساری دنیا پر تالے پڑ جائیں، وہاں محرم کے جیسے غم و اندوہ کا اندھیرا چھا جائے لیکن میکدے میں تو ہولی کی آگ روشن ہے۔ یہ میکدہ ہے جو جنت سے براہِ راست زمین پر اترا ہے یہ بھلا رنج و الم کیا جانے۔ بے شک ساری دنیا مرثیہ خوانی کرے، میکدے میں تو ہمہ وقت عید کی خوشیاں منائی جاتی ہیں۔

۱۔ غلام ۲۔ باغی، باغیوں ۳۔ فاتح عالم ۴۔ اندھیرا ۵۔ زمین، ارض، دھرتی